مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

صدیق دا پہلا نمبر

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

صدیق دا پہلا نمبر

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

سیِّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارُف

امیر المؤمنین سیِّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسمِ گرامی عبد اللہ اور لقب صدّیق وعتیق ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی کا نام ابو قُحافہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور والدہ محترمہ کا نام اُمّ الخیر سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ سیِّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نسَب ساتویں پشت میں، رسول اللہ ﷺ کے نسَب شریف سے مل جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیٔ کریم ﷺ سے عمر میں، تقریبًا ۲ سال چھوٹے ہیں، آپ نے مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، آپ زمانۂ جاہلیت میں بھی اپنی قوم میں معزّز ومکرّم تھے، قبلِ اسلام بھی آپ نے کبھی شراب نہیں پی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام غزوات میں شریک

رہے[1]، آپ کا وصال ۱۳ سنِ ہجری ۲۲ جُمادَی الآخرہ کو ہوا، آپ مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہیں[2]۔

دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن دس ۱۰ خوش بختوں میں سے ہیں، جنہیں دنیا ہی میں جنّت کی بِشارت دی گئی، حضرت سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "(۱) ابوبکر جنّتی ہیں، (۲) عمر جنّتی ہیں، (۳) عثمان جنّتی ہیں، (۴) علی جنّتی ہیں، (۵) طلحہ جنّتی ہیں، (۶) زبیر جنّتی ہیں، (۷) عبد الرحمن بن عَوف جنّتی ہیں، (۸) سعد بن ابی وقاص جنّتی ہیں، (۹) سعید بن زید (بن عَمرو بن نفیل) جنّتی ہیں، (۱۰) اور ابو عبیدہ بن جرّاح جنّتی ہیں[3]"۔

---

(۱) "تاريخ الخلفاء" الخليفة الأوّل: أبو بكر الصدّيق رضي الله تعالى عنه، صـ٤١.

(۲) "سير أعلام النُبلاء" أبو بكر الصديق خليفة رسول الله، ٢/ ٣٩٦.

(۳) "فضائل الصحابة" للإمام أحمد، قوله صلى الله تعالى عليه وسلم: «مُروا أبا بكر فليصلِّ بالنّاس» ر: ٨٧، ١/ ١١٦. و"سنن أبي داود" كتاب السنّة، باب في الخلفاء، ر: ٤٦٤٩، صـ٦٥٧. و"سنن الترمذي" [باب] مناقب عبد الرحمن بن عَوف بن عبد عوف الزُهري رضي الله تعالى عنه، ر: ٣٧٤٧، صـ٨٥١. [قال أبو عيسى:] "وقد رُوي هذا الحديثُ عن عبد الرحمن بن حَميد عن أبيه عن سعيد بن زيد، عن النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم نحو هذا، وهذا أَصَحُ من الحديث الأوّل".

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان میں آیاتِ قرآنیہ کا نُزول

بار گاہِ خداوندی عزّوجلّ میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مقام ومرتبہ، کس قدر بلند وبالا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جا سکتا ہے، کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں متعدّد آیاتِ قرآنیہ نازل فرمائیں، جن میں سے چند حسبِ ذَیل ہیں:

صاحبِ فضیلت ووُسعت

(۱) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾[۱] "قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت اور وُسعت والے ہیں" یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ[۲]۔

حق کی تصدیق کرنے والے

(۲) ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾[۳] "وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے، اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی، یہی خوفِ خدا والے ہیں"۔ اس آیتِ مبارکہ سے متعلق مفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "سچ لے کر تشریف لانے والے رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں"[۴]۔

---

(۱) پ ۱۸، النور: ۲۲.

(۲) "تفسیر ابن کثیر" پ ۱۸، النور، تحت الآیة: ۲۲، ۳/ ۲۸۰.

(۳) پ ۲٤، الزمر: ۳۳.

(٤) انظر: "تفسير الطَبَري" پ ٢٤، الزمر، تحت الآية: ٣٣، ٢١/ ٢٩٠.

=

(۳) شانِ صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ پر دلالت کرتی ایک آیتِ مبارکہ میں ربّ کریم نے ارشاد فرمایا: ﴿حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةًۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾[1] "یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا، اور چالیس ۴۰ برس کا ہوا، عرض کی: اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں! جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی (کہ ہم سب کو اسلام سے مشرّف کیا) اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے! اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ! میں تیری طرف رُجوع لایا! اور میں مسلمان ہوں!"۔

مفسرینِ کِرام اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: "الآيةُ نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ"[2] "یہ آیتِ مبارکہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازِل ہوئی"۔

=

و"تفسير السمرقندي" پ ٢٤، الزمر، تحت الآية: ٣٣، ٣/ ١٨٦.

(١) پ ٢٦، الأحقاف: ١٥.

(٢) "جامع البيان في تأويل القرآن" پ ٢٦، الأحقاف، تحت الآية: ١٥، ٢٢/ ١١٥.
و"تفسير البغوي" پ ٢٦، الأحقاف، تحت الآية: ١٥، ٤/ ١٩٥.

سب سے بڑا پرہیزگار اور متّقی انسان

(۴) حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا، بارگاہِ الٰہی میں کیا مقام ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے، کہ اللہ ربّ العالمین نے انہیں قرآنِ مجید میں سب سے بڑا پرہیزگار اور متّقی انسان قرار دیا، ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى﴾[۱] "اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا، جو سب سے بڑا پرہیزگار (یعنی حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ)، جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو، اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَب کی رِضا چاہتا ہوا، جو سب سے بلند ہے، اور یقیناً قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا!"۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں، امام محی السُنّۃ بغَوی قدّس سرّہ فرماتے ہیں کہ "تمام مفسّرین کے نزدیک، اس آیت میں لفظ "اَتقی" سے مراد، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں"[۲]۔ ابن جَوزی قدّس سرّہ نے بھی اس پر اِجماع واتفاق نقل فرمایا[۳]۔

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحابیّت کا ثبوتِ قطعی

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ چار پُشت کے صحابی ہیں، آپ کے والدین، آپ خود، آپ کی اَولاد، اور اَولادوں کی اَولاد کو صحابیٔ رسول ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ وہ واحد صحابی ہیں، جن کی صحابیت قطعی اور قرآنِ کریم سے ثابت ہے، ارشادِ باری

---

(۱) پ ۳۰، الليل: ۱۷-۲۱.

(۲) "تفسير مَعالم التنزيل" پ ۳۰، الليل، تحت الآية: ۱۸، ٤/ ٤۹٦.

(۳) "زاد المسير في علم التفسير" الليل، تحت الآية: ۱۷، ٤/ ٤٥٥.

تعالیٰ ہے: ﴿ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ﴾[1] "صرف دو۲ جان سے، جب وہ دونوں (سیّد العالمین ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت ہجرت) غار میں تھے، جب اپنے یار (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرماتے تھے: غم نہ کھا، یقیناً اللہ ہمارے (یعنی میرے اور تمہارے) ساتھ ہے، تو اللہ نے اس (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر سکینہ (اطمینان) اُتارا"۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیّت کا اِنکار کفر ہے

علمائے کرام فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیّت، اس (مذکورہ بالا) آیتِ مبارکہ سے ثابت ہے[2]، لہٰذا ان کی صحابیّت کا انکار کفر ہے[3]۔ امام فخر الدین رازی قدس سرہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "قال الحسينُ بن فضَيل البجلي: مَن أنكَر أن يكونَ أبو بكرٍ صاحبَ رسولِ الله ﷺ، كان كافراً"[4] "حسین بن فضیل بَجلی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، کہ جس نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابئ رسول ہونے کا انکار کیا، وہ کافر ہے"۔

آیتِ ہجرت میں متعدّد بار خصوصی ذکر

آیتِ مبارکہ: ﴿ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ

---

(١) پ ١٠، التوبة: ٤٠.

(٢) "التفسير الكبير" پ ١٠، التوبة، تحت الآية: ٤٠، ١٦/ ٥١. و"تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، صـ٢٦-٣٠، ملتقطاً.

(٣) "الدرّ المختار" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ٣/ ٥٦١.

(٤) "التفسير الكبير" پ ١٠، التوبة، تحت الآية: ٤٠، ١٦/ ٥١.

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ﴾[1] میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا متعدّد بار خصوصی طَور پر ذکر آیا ہے، اس فرمانِ الٰہی میں اللہ ربّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے، سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ثانی وساتھی ٹھہرایا جانا، ﴿هُمَا﴾ اَور ﴿مَعَنَا﴾ کی ضمیروں کا مَرجع ٹھہرانا، ﴿لَا تَحْزَنْ﴾ فرماکر مخاطب کرنا، اور خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر سکینہ واطمینان کا نُزول فرمانا، وہ شرف وسعادتیں ہیں جو دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر آپ کی اَفضلیت کے ثبوت میں بڑی واضح اور قطعی دلیلیں ہیں۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت پر دلالت کرتی آیاتِ قرآنیہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی افضلیت اس بات سے بھی ثابت ہوتی ہے، کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قرآنِ کریم میں، جہاں اُن کی ذات وصفات اور صحابیّت کا ذکر فرمایا، وہیں اُن کی خلافت کی طرف بھی اشارہ فرمایا، مفسّرینِ کرام نے ان آیات کی تفسیر میں اس اَمر کو صراحت وتفصیل سے بیان فرمایا ہے، سطورِ ذیل میں سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت پر دلالت کرتی چند آیاتِ مبارکہ، اور ان کے تحت مفسّرینِ کِرام کی رائے حسبِ ذَیل ہے:

سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت پر دلیل

(۱) ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾[2] "ہم کو سیدھے راستے پر چلا، اُن کا راستہ جن پر تُونے احسان کیا"۔ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: "دلالةُ هذه الآيةِ على إمامةِ أبي بكرٍ"[3]

---

(۱) پ ۱۰، التوبة: ٤٠.

(۲) پ ۱، الفاتحة: ٦، ٧.

(۳) "التفسير الكبير" الفصل ٨ في تفسير قوله: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ =

"اس آیتِ مبارکہ میں سیّدنا ابوبکر صدیق کی امامت (خلافت) پر دلیل ہے"۔

امام فخر الدین رازی مزید فرماتے ہیں، کہ اس آیت کی تقدیر دوسری آیت میں بیان ہوتی ہے، اور وہ یہ ہے: ﴿فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ﴾[1] "اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، یعنی انبیاء، صِدّیقین، شہداء اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں!"[2]۔

اور بلاشک وشبہ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدّیقوں کے سردار ہیں! نیز اس آیتِ مبارکہ کے معنٰی یہ ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ہدایت کے طلب کرنے کا حکم دیا ہے، جس پر سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صِدّیقین ہیں، اگر سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (معاذاللہ) ظالم ہوتے، تو آپ کی اقتداء کرنا ہرگز جائز نہ ہوتا[3]۔

سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا ذکر

(۲) اللہ رب العزّت ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ

=

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ وفيه فوائد، پ ۱، الفاتحة، تحت الآية: ٦، ٧، ١/ ٢٢١.

(۱) پ ۵، النساء: ٦٩.

(۲) "التفسير الكبير" الفصل ٨ في تفسير قوله: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ * صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ وفيه فوائد، پ ۱، الفاتحة، تحت الآية: ٦، ٧، ١/ ٢٢١.

(۳) "الصواعق المحرقة" الفصل ٣ في النصوص السمعية الدالّة على خلافته رضي الله تعالى عنه من القرآن والسنّة، ١/ ٥٢.

﴿لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا﴾[1] "اللہ نے وعدہ دیا، ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا، جیسی ان سے پہلوں کو دی! اور ضرور اُن کے لیے جمادے گا اُن کا وہ دِین، جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے! اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو اَمن سے بدل دے گا! میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں!"۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عبد الرحمن بن عبد الحمید مصری رحمۃ اللہ علیہم سے بیان کیا، کہ وہ فرماتے ہیں: "إنّ ولايةَ أبي بكرٍ وعمرَ في كتاب الله، يقول الله تعالى: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾[2]"[3] "سیّدنا ابو بکر صدیق کی خلافت کا ذکر تو کتابُ اللہ میں موجود ہے، (جیسا کہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا!"۔

محی ُالسُنّہ ابن مسعود بَغَوی رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: "وفي الآية دلالةٌ على خلافة الصّديق، وإمامةِ الخلفاء الرّاشدين"[4] "اس آیتِ مبارکہ میں سیّدنا ابو بکر صدّیق کی خلافت، اور خلفائے راشدین کی امامت پر دلیل ہے"۔

---

(١) پ ١٨، النور: ٥٥.

(٢) پ ١٨، النور: ٥٥.

(٣) "تفسير ابن أبي حاتم" پ ١٨، النور، ر: ١٤٧٦٤، تحت الآية: ٥٥، ٨/ ٢٦٢٧.

(٤) "تفسير البَغَوي" پ ١٨، النور، تحت الآية: ٥٥، ر: ١٥٤٣، ٣/ ٤٢٦.

اللہ تعالی کا فضل ورِضا چاہنے والے سچے لوگ

(۳) اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾[1] "ان ہجرت کرنے والے فقیروں کے لیے، جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رِضا چاہتے ہوئے، اور اللہ ورسول کی مدد کرتے ہوئے، وہی لوگ سچے ہیں!"۔

امام ابن حجر مکّی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یہ آیت ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: "ومَن شهِدَ له اللهُ سبحانه وتعالی بالصّدق لا يكذَب، فلَزمَ أنّ ما أطبقوا عليه من قولهم لأبي بكر: "يا خليفةَ رسول الله" صادِقون فيه، فحينئذٍ كانت الآيةُ ناصّةً على خلافتِه. أخرجَه الخطيبُ[2] عن أبي بكر بن عيّاش، وهو استنباطٌ حَسنٌ كما قاله ابنُ كثير"[3].

"جس کی سچائی پر خود اللہ عزوجل گواہی دے، اسے جھوٹا نہیں کہا جاسکتا، اس سے لازم آیا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ کو جو "خلیفۃ الرسول" کہہ کر پکارا، وہ حضرات اپنی اس بات میں سچے ہیں۔ اس لحاظ سے آیتِ

---

(۱) پ ۲۸، الحشر: ۸.

(۲) "تاريخ بغداد" باب الكُنى، ر: ۷٦۵۰، أبو بكر بن عيّاش بن سالم الحناط، ١٦/ ۵٤۲.

(۳) "الصواعق المحرقة" الفصل ۳ في النصوص السمعية الدالّة على خلافته رضي الله تعالى عنه من القرآن والسُنّة، ١/ ۵١.

مبارکہ آپ کی خلافت پر نَص ہے۔ اسے خطیب نے ابوبکر بن عیّاش سے بیان کیا، اور یہ بہت ہی خوبصورت اِستنباط ہے، جیساکہ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا"۔

(۱) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾[1] "پیچھے رہ جانے والے ان گنواروں سے فرماؤ، کہ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے، کہ ان سے لڑو، یا وہ مسلمان ہوجائیں! پھر اگر تم فرمان مانوگے، تو اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا، اور اگر تم پھر گئے جیسے پہلے پھر گئے تھے، تو تمہیں دردناک عذاب دے گا!"۔

امام ابن حجر مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "صواعق محرّقہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"قال الشيخ أبو الحسن الأشعَري رحمه الله تعالى إمامُ أهل السُنّة: سمعتُ الإمامَ أبا العبّاس بن سُرَيْج يقول: خلافةُ الصّديق في القرآن في هذه الآية، قال: لأنّ أهلَ العلم أجمعوا على أنّه لم يكن بعد نُزولها قِتالُ دُعُوا إليه، إلّا دعاء أبي بكر لهم وللنّاس إلى قِتال أهلِ الرِدّة ومَن منعَ الزّكاةَ، قال: فدلّ ذلك على وُجوب خلافة أبي بكرٍ وافتراض طاعته؛ إذ أخبرَ اللهُ أنّ المتولّي عن ذلك يعذَّب عذاباً أليماً"[2].

"امامِ اہلِ سنّت ابو الحسن اَشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو العباس

---

(۱) پ ۲۶، الفتح: ۱٦.

(۲) "الصواعق المحرقة" الفصل ۳ في النصوص السمعية الدالّة على خلافته رضي الله تعالى عنه من القرآن والسُنّة، ۱/ ۵۰.

ابن سُرَیج رحمۃ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا، کہ اس آیتِ قرآنیہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا ذکر ہے۔ (اور پھر اس کی علّت بیان کرتے ہوئے) وہ مزید فرماتے ہیں، کہ اہلِ علم کا اس بات پر اِجماع واتفاق ہے، کہ اس آیت کے نُزول کے بعد کوئی جنگ نہیں ہوئی، سوائے اس جنگ یمامہ کے، جس پر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدّین اور مانعینِ زکاۃ سے جہاد کے لیے لوگوں کو بلایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے وُجوب، اور آپ کی اِطاعت کے فرض ہونے پر دلیل ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، کہ اس سے منہ پھیرنے والے گروہ کو دردناک عذاب دے گا!"۔

متعدِّد مفسرینِ کِرام نے آیتِ مبارکہ کے جزء: ﴿قَوۡمٍ أُوْلِي بَأۡسٖ شَدِيدٖ﴾[1] کی تفسیر میں، "قوم" سے اہلِ فارس ورُوم مراد لی ہے[2]۔

امام ابن حجر مکّی، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"فالصّديقُ هو الذي جهّزَ الجُيوشَ إليهم، وتمامُ أمرهم كان على يد عمرَ وعثمانَ، وهُما فَرْعَا الصّديقِ"[3] "جو شخص "قوم" کی یہ تفسیر کرے گا کہ اس سے مراد اہلِ فارس ورُوم ہیں، تو اسے جاننا چاہیے کہ ان کی طرف بھی حضرت سیّدنا

---

(١) پ ٢٦، الفتح: ١٦.

(٢) "تفسير الطَبَري" پ ٢٦، الفتح، تحت الآية: ١٦، ٢٢/ ٢١٩. و"تفسير الماتُريدي" پ ٢٦، الفتح، تحت الآية: ١٦، ٩/ ٣٠٤. و"تفسير السَّمرقندي" پ ٢٦، الفتح، تحت الآية: ١٦، ٣/ ٢٥٥.

(٣) "الصواعق المحرقة" الفصل ٣ في النصوص السمعية الدالّة على خلافته رضي الله تعالى عنه ...إلخ، ١/ ٥٠.

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی لشکر تیار کر کے بھجوائے تھے، جبکہ اس جہاد کی تکمیل حضرت سیّدنا عمر فاروق اور سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ خلافت میں ہوئی، اور یہ دونوں حضرات بھی، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (درختِ خلافت) کی شاخیں ہیں"۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضلیت سے متعلِّق چند احادیثِ مبارکہ

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی جلیل القدر اور متّقی وپرہیز گار صحابی ہیں، تمام انبیاء ورُسُل علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل انسان، اور مسلمانوں کے پہلے خلیفۂ راشد ہیں، متعدِّد احادیثِ طیّبہ میں بھی سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضلیت کا بیان واضح طَور پر موجود ہے، اسی چیز کے پیشِ نظر ہم اہلِ سنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ونظریہ ہے، کہ تمام انبیاء ومرسَلین علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد، لوگوں میں سب سے افضل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کے سب سے زیادہ حقدار، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں[1]۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر

(۱) حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت محمد بن حنفیہ شہزادۂ امیر المؤمنین مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا کہ میں نے اپنے والدِ ماجد امیر المؤمنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد، سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: «أبو بكرٍ» میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: «عُمرُ»[2].

---

(۱) "المسايَرة" مع شرحه "المسامَرة" صـ٣١٣.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب النّبي ﷺ، باب قول النّبي =

اُمّت میں سب سے بہتر

(۲) حضرت ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جو صحابیٔ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، اور سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقرَّبِ بارگاہ ہیں، جناب امیر انہیں وہب الخیر فرمایا کرتے) سے مروی ہے، کہ سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: «يَا أَبَا جُحَيْفَةَ! أَلا أُخْبِرُكَ بِأفضَلِ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟» "اے ابا جُحَیفہ! کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں، کہ اُمّت میں سب سے بہتر کون ہے؟" میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں! (اور میں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل کسی کو خیال نہیں کرتا تھا) سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: «أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أبو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكرٍ: عُمَرُ!»[1] "حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد اس اُمّت میں، سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں!"۔

خلفائے راشدین میں سب سے افضل

(۳) حضرت سیّدنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم لاَ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَداً، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ!»[2] "رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے

=

صلى الله عليه وسلم: «لو كنتُ متخذاً خليلاً» ر: ٣٦٧١، صـ٦١٦.

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه، ر: ٨٣٥، ٢/ ٢٠١. وإسناده صحيحٌ على شرط مسلم، رجالُه ثِقاتٌ رجالُ الشيخَين، غير منصور بن عبد الرحمن الغداني، فمِن رجال مسلم. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب النّبي صلى الله عليه وسلم، باب مناقب عثمان

=

مبارک زمانہ میں، ہم (آپ ﷺ کے بعد) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، اور پھر سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو!"۔

سب سے اَولیٰ وحقدار

(۴) سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضلیت پر صراحۃً دلالت کرتی ہوئی ایک حدیث پاک میں، ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں فرمایا: «ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ، أَبَاكِ وَأَخَاكِ، حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلَى، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ!»[1] "میرے پاس اپنے والد ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلا لاؤ؛ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دُوں؛ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنّا کرنے والا تمنّا کرے گا، اور کوئی کہنے والا کہے گا، کہ میں سب سے اَولیٰ (زیادہ حقدار) ہوں، مگر اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان ابوبکر کے سوا کسی اَور پر راضی نہیں ہوں گے!"۔

ابن بطّال رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی "شرح صحیح بخاری" میں مُہلّب رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا: "فيه دليلٌ قاطعٌ في خلافة أبي بكر"[2] "اس حدیث پاک میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر دلیلِ قاطع ہے"۔

=

بن عفان أبي عَمرو القرشي رضي الله تعالى عنه، ر: ٣٦٩٨، صـ٦٢٢.

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، باب الاستخلاف، ر: ٧٢١٧، صـ١٢٤٣. و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه، ر: ٦١٨١، صـ١٠٥١.

(٢) "شرح صحيح البخاري" لابن بطّال، كتاب الأحكام، باب الاستخلاف، ٨/ ٢٨٢.

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ "فتح الباری" میں، اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "إنّ المرادَ الخلافةُ"[1] "اس "تحریر" سے مراد خلافت نامہ ہے"۔

صدَقات کی وُصولی کا اختیار

(۵) حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے بعد، صدَقات کی وُصولی کے لیے سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرّر فرمانا بھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضیلت پر دَلالت کرتا ہے، حضرت سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے بنو مُصطلق نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس یہ بات دریافت کرنے کے لیے بھیجا، کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہم صدَقات (زکات وغیرہ) کسے پیش کیا کریں؟ میں نے آکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا: «إلى أبِي بَكْرٍ»[2] "ابو بکر کو"۔

امام ابن حجر مکّی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "ومِن لازم دفعِ الصّدقة إليه، كونُه خليفةً؛ إذ هو المتولّي قبضَ الصدَقات"[3] "ان کے پاس صدقہ (زکاۃ) اسی صورت میں پیش کرنا لازم ہوگا، کہ جب وہ خلیفہ ہوں؛ کیونکہ خلیفۂ وقت ہی صدَقات (زکاۃ) جمع کرنے پر ذمّہ دار ہوتا ہے"۔

---

(۱) "فتح الباري شرح صحيح البخاري" كتاب الأحكام، باب الاستخلاف، ر: ۷۲۱۷، ۱۳/ ۲۰۶.

(۲) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، أمّا حديث ضمرة وأبو طلحة، ر: ۴۴۶۰، ۳/ ۸۲. [قال الحاكم:] هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد ولم يخرجاه. [وقال الذهبي:] "صحيحٌ".

(۳) "الصواعق المحرقة" الفصل ۳ في النصوص السمعية الدالّة على خلافته رضي الله تعالى عنه من القرآن والسنّة، ۱/ ۵۸.

سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے خصوصی استثناء

(٦) نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے خصوصی استثناء بھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضیلت کی طرف اشارہ کرتا ہے، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لا يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ، إلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ!»[1] "مسجدِ نبوی کے اندر ابوبکر کے دروازے کے سوا، کوئی دروازہ باقی نہ رہے!"۔

امام جلال الدّین سُیوطی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی لکھتے ہیں کہ علمائے کرام نے فرمایا: "هذه إشارةٌ إلى الخلافة؛ لأنّه يخرج منها إلى الصّلاة بالمسلمين"[2] "اس حدیثِ مبارک میں خلافتِ صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف اشارہ ہے؛ کیونکہ خلیفۃ المسلمین کو لوگوں کو نماز پڑھانے (اور دیگر کاموں) کے لیے، مسجد کی طرف نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے"۔

سیّدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف رُجوع کرنے کا حکم

(٧) بخاری ومسلم نے حضرت سیّدنا جُبَیر بن مُطعم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کیا، کہ نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک خاتون آئیں، انہوں نے کسی چیز کے بارے میں حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے گزارش کی، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے دوبارہ حاضر ہونے کو

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ١١٣٣٤، ١٧/ ٢١٥. و"صحيح البخاري" كتاب الصلاة، باب الخوخة والممر في المسجد، ر: ٤٦٦، صـ٨١. و"سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب، ر: ٣٦٧٨، صـ٨٣٧. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ غريبٌ من هذا الوجه، وفي الباب عن سعيد".

(٢) "تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، الخليفة الأوّل: أبو بكر الصديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ١/ ٥١.

فرمایا، اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ (راوی کا کہنا ہے کہ شاید ان خاتون کی مراد حضور کی وفات تھی) سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ»[1] "اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا" یعنی اگر میری وفات ہوجائے، تو صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اپنا فیصلہ کرالینا۔

اس فرمانِ عالی شان میں، سیّدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت کی طرف صاف اشارہ ہے، جیسا کہ امام عبد الرحمن ابن جوزی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی اس حدیثِ مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں: "وهذا من النّصوص الخفية على خلافة أبي بكرٍ"[2] "یہ حدیثِ پاک سیّدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت پر دلالت کرنے والی، نصوصِ خفیہ میں سے ایک نص ہے"۔

اسی طرح علّامہ طِیبی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے فرمایا: "وفيه دليلٌ على أنّه رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خليفةُ رسولِ الله ﷺ بعدَه، وقائمٌ مقامَه"[3] "اس حدیثِ پاک میں دلیل ہے، کہ سیّدنا ابو بکر صدیق، حضور اکرم ﷺ کے (ظاہری وِصال کے) بعد خلیفۃ الرسول، اور حضور ﷺ کے قائم مقام ہیں"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، باب الاستخلاف، ر: ٧٢٢٠، صـ١٢٤٣، ١٢٤٤. و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم، باب من فضائل أبي بكر الصديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٦١٧٩، صـ١٠٥١.

(٢) "كشف المشكل من حديث الصحيحَين" كشف المُشكل من مسند جبير بن مُطعم، ر: ٢٢٤٧، ٤/ ٤٦.

(٣) انظر: "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" كتاب الرقاق، ر: ٥٢٢٧، ٨/ ٣٢٧٢.

علّامہ بدر الدین عینی قدس سرّہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: "وفيه إشارةٌ أيضاً إلى أنّه هو الخليفةُ من بعده"[1] "اس حدیثِ پاک میں اشارہ ہے، کہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ ہیں"۔

سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز کے لیے مقدّم و مقرّر فرمانا

(۸) سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اپنے اَیامِ علالت میں، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز کے لیے مقدّم و مقرّر فرمانا، انہیں حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ جیسے جلیل القدر صحابی پر ترجیح دینا، اور سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی عدم موجودگی کے سبب، سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اِمامت کے لیے آگے بڑھائے جانے پر، اظہارِ ناراضگی فرمانا بھی، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی اَفضلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے!۔

سیّدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالی عنہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی علالت نے شدّت اختیار کی، تو چند مسلمانوں کے ساتھ، میں بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا، نماز کے لیے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بلایا، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ!» "کسی سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے!" حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالی عنہ باہر نکلے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں میں موجود تھے، جبکہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ وہاں موجود نہیں تھے، اس پر میں نے کہا کہ اے عمر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیے! وہ آگے بڑھے اور (نماز شروع کرنے کے لیے) تکبیر کہی، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

---

(۱) "عمدة القاري شرح صحيح البخاري" كتاب المناقب، باب، ر: ۳۶۵۹، ۱۶/ ۱۷۸.

اُن کی آواز سنی (کیونکہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بلند آواز رکھتے تھے) فرمایا: «فأينَ أبو بَكْرٍ؟ يأبى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ! يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ!» "ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے! اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہیں ہوں گے!" (دوبار)، لہٰذا حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلایا گیا، وہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جبکہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز پڑھا چکے تھے[1]۔

سیّدنا عبداللہ بن زمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مزید فرماتے ہیں، کہ جب نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز سنی، تو سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باہر تشریف لانے لگے، یہاں تک کہ سرِاقدس حجرے سے باہر نکال کر فرمایا: «لَا لَا لَا! لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ!» "نہیں نہیں نہیں! لوگوں کو ابن ابی قُحافہ (یعنی ابوبکر صدیق) ہی نماز پڑھائیں!" (راوی کا کہنا ہے کہ) حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ بات حالتِ جلال میں فرمارہے تھے[2]۔

اِمامت کے سب سے زیادہ حقدار

(۹) ایک اَور حدیثِ پاک میں حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «لا ينبغي لقومٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ!»[3] "جس قوم میں ابوبکر ہوں، انہیں

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب السُنّة، باب استخلاف أبي بكر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٤٦٦٠، صـ٦٥٩. و"مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم، ذكر عبد الله بن زمعة بن الأسود، ر: ٦٧٠٣، ٣/ ٧٤٣. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحٌ على شرط مسلم ولم يخرجاه". وسكت عنه الذهبيُّ في "التلخيص".

(٢) "سنن أبي داود" كتاب السُنّة، باب استخلاف أبي بكر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٤٦٦١، صـ٦٥٩.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب [«لا ينبغي لقومٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ!»

=

لائق نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر کے سوا کوئی اَور کرے!"۔

سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نماز پڑھانے کا حکم

(۱۰) بخاری ومسلم نے حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کی، کہ جب نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مرض شدّت اختیار کر گیا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ!» "ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں!" حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میرے والد ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رقیق القلب آدمی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکیں گے! حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ!» "ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں!" حضرت سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دوبارہ وہی بات دُہرائی، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پھر فرمایا: «مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ! فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ!» "ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! تم خواتین تو حضرت یوسف والیاں ہو!"۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس ایک صحابی حضورِ اکرم کا حکم لے کر آئے، تب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ میں، لوگوں کو نمازیں پڑھائیں[۱]۔

=

...إلخ] ر: ٣٦٧٣، صـ٨٣٦. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حَسنٌ غريب".

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحَقّ بالإمامة، ر: ٦٧٨، صـ١١٠. و"صحيح مسلم" كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر، ر: ٩٤٨، صـ١٨٠.

صدیقِ اکبر کی خلافت سے متعلق مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان

(۱۱) سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ شخصیت ہیں، جنہیں سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرضیتِ حج کے بعد، پہلے ہی سال امیر الحجّاج مقرّر فرمایا، اور انہیں اپنے سامنے مرضُ الوفات میں اپنی جگہ نماز کے لیے امام مقرّر فرمایا۔ حضرت سیّدنا مولا علی -کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم- کا ارشاد ہے: «لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَدْ قَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلاَةِ، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِدِينِنَا، فَقَدَّمْنَا أَبَا بَكْرٍ»[1] "نبئ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وِصال کے بعد، جب ہم نے غور کیا (تو اس نتیجہ پر پہنچے)، کہ جب نماز کے مُعاملہ میں نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مقدّم فرمایا، اور ہمارے دِین کے لیے انہیں امام بنانا پسند فرمایا، تو ہم دنیاوی مُعاملات میں بھی ان پر راضی ہو گئے، یعنی ہم نے حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیعت کرکے، انہیں خلیفہ مقرّر کر دیا"۔ اس سے پتا چلا کہ سب سے پہلے خلیفۂ برحق سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اور یہی اہلِ اسلام کا نظریہ ہے۔

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضلیت سے متعلق اَسلاف کی رائے

ہمارے اَسلاف بھی تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور جمیع اُمّتِ مسلمہ پر، حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضلیت کے قائل تھے، اس سلسلے میں چند علمائے امّت کی رائے ملاحظہ فرمائیں:

---

(۱) "الطبقات الكبرى" الطبقة الأولى على السابقة في الإسلام ممن شهد بدراً من المهاجرين الأوّلين، ذكر بيعة أبي بكر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ۳/ ۱۸۳.

اِسلام میں سب سے افضل

(۱) حضرت سالم بن ابی الجعد تابعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی کہ "کیا حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا: نہیں، میں نے کہا کہ پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے؟ یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذِکر ہی نہیں کرتے! فرمایا: یہ اس لیے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل ہیں"[۱]۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل

(۲) امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد، سیّدنا صدیقِ اکبر، اور اُن کے بعد سیّدنا عمر فاروقِ رضی اللہ تعالٰی عنہما، تمام لوگوں سے افضل ہیں!"[۲]۔

سب سے پہلے خلیفہ اور افضل شخص

(۳) امام بَغَوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "حضرت ابوبکر صدّیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالٰی عنہم، انبیاء ومرسَلین کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں، اور پھر ان چاروں میں اَفضلیت کی ترتیب خلافت کے اعتبار سے ہے، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں، لہٰذا وہ سب سے افضل ہیں، ان کے بعد

---

(۱) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب المَغازي، إسلام علي بن أبي طالب، ر: ٣٦٥٩٥، ٧/ ٣٣٨.

(٢) "الفقه الأكبر" المفاضَلة بين الصحابة، ١/ ٤١. و"فواتح الرَّحموت بشرح مسلَّم الثبوت" مسألة: الصحابي، ٢/ ١٩٧، نقلاً عن الإمام رحمه الله تعالى.

سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمان غنی اور اُن کے بعد سیّدُنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم افضل ہیں"[1]۔

افضلیت کی ترتیب

(۴) خلفائے راشدین کی اَفضلیت کے بارے میں، اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے، شیخ نجم الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اور اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمانِ غنی، اور پھر سیّدُنا علی مرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم افضل ہیں"[2]۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضلیت پر اہلِ سنّت کا اتفاق

(۵) امامِ علّام ابوزکریا نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "شرح صحیح مسلم" میں فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ افضلِ صحابہ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں"[3]۔

تمام لوگوں سے افضل

(٦) علّامہ قاضی عضد الدّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے نزدیک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام لوگوں سے افضل ہیں"[4]۔

خُلفائے رَاشدین میں اَفضلیت بترتیبِ خلافت ہے

(۷) امام ابن حجر عَسقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت وجماعت کے درمیان اس بات پر اِجماع واتفاق ہے، کہ خُلفائے رَاشدین میں اَفضلیت اُسی ترتیب سے

---

(١) "شرح السُنّة" كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسُنّة، ر: ١٠٢، ١/ ٢٠٨.
(٢) "العقائد النَّسَفية" صـ١٧٢.
(٣) "شرح صحيح مسلم" للنووي، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، الجزء ١٥، صـ١٤٨.
(٤) "المَواقف مع شرحه" الأصل٨: المقصد ٥: الأفضل بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، الجزء ٨، صـ٣٩٧.

ہے، جس ترتیب سے خلافت ہے"[1]، یعنی سیّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں، اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمان غنی اور پھر سیّدُنا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم افضل ہیں۔

افضل الخلق بعد الرُسُل سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں

(۸) امام ابن ہُمام حنَفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں کہ "سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد) سب لوگوں سے افضل ہیں"[2]۔

خلافتِ برحق سے متعلق سلَف صالحین کے چند اَقوال

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفۂ راشد ہیں، آپ کی خلافت برحق ہے، اور اسی پر امّت کا اِجماع واتفاق چلا آرہا ہے[3]، اس سلسلے میں سلَف صالحین اور بزرگانِ دین کے چند اَقوال پیشِ خدمت ہیں:

سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے خلیفۂ راشد

(۱) حضرت عمر بن عبد العزیز کے کہنے پر، حضرت محمد بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے حضرت حسَن بصری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی سے دریافت کیا، کہ کیا رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ بنایا تھا؟ تو جواباً آپ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے ارشاد فرمایا: "واللهِ الذي لا إلهَ إلّا هو! لقد استخلفَه، وهو كان أعلَمَ بالله وأتقَى له، وأشهدَ له مخافةً

---

(۱) "فتح الباري" كتاب فضائل أصحاب النبي، باب قول النبي صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم: «لو كنتُ متّخذاً خليلاً» ر: ٣٦٧٣، ٧/ ٣٤.

(٢) "المسايَرة" الأصل٨: فضل الصحابة الأربعة، الجزء ٢، صـ١٥٧.

(٣) "الصواعق المحرقة" الفصل ٢ في بيان انعقاد الإجماع على ولايته رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ١/ ٣٩.

من أن يموتَ عليها، لو لم يُؤَمِّرْهُ "[1] "اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یقیناً حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ بنایا۔ یقیناً سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سب سے زیادہ اللہ تعالی کی معرفت رکھتے تھے، سب سے بڑھ کر متقی وپرہیزگار تھے، اور وہ اِس قدر خوفِ خدا والے تھے، کہ اگر رسول اللہ ﷺ انہیں امیر نہ بناتے، تو وہ (خلافت کے بجائے) مَوت کو ترجیح دیتے!"۔

ولایت (خلافت) کے زیادہ حقدار

(۲) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "جس نے یہ کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ولایت (خلافت) کے زیادہ حقدار تھے، اس نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور مہاجرین وانصار، سارے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو غلطی پر ٹھہرایا، اور میرے خیال میں اس خطا کے ہوتے ہوئے، اس شخص کا کوئی عمل قبول نہیں ہوسکتا!"[2]۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت پر اِجماع واتفاق

(۳) امام بَیہقی نے زعفرانی سے بیان کیا، کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے سنا: "أجمع النّاسُ على خلافة أبي بكر رضي الله تعالى عنه... وذلك أنّه اضطراب النّاس بعد رسول الله ﷺ، فلم يجدوا تحت أديم السّماء

(۱) "تاريخ دِمشق" حرف العين، ر: ۳۳۹۸، عبد الله ويقال عتيق بن عثمان بن قحافة رضي الله تعالى عنه، ۳۰/ ۲۹۷. و"تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، الخليفة الأوّل: أبو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه، ۱/ ۵۳. و"الصواعق المحرقة" الفصل ۳ في النصوص السمعية الدالّة على خلافته رضي الله تعالى عنه من القرآن والسُنّة، ۱/ ۶۷.

(۲) انظر: "الصواعق المحرقة" الفصل ۲ في بيان انعقاد الإجماع على ولايته رضي الله تعالى عنه، ۱/ ۴۴.

خیراً من أبي بکرٍ، فولّوه رِقابَهم"[1] "لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت پر اِجماع واتفاق کرلیا؛ اس لیے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں میں سخت اضطراب پیدا ہوا، جب لوگوں نے زیرِ آسمان سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے بہتر کسی کو نہ پایا، تو اپنی گردنیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے جھکادیں"۔

تمام صحابہ سے زیادہ قرآن پاک کو سمجھنے والے

(۴) امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "کان الصّدیقُ أقرأَ الصّحابة، أي: أعلمَهم بالقرآن؛ لأنّه صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قدّمه إماماً للصّلاة بالصّحابة"[2] "حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تمام صحابہ سے زیادہ قرآنِ پاک کو سمجھتے تھے، اسی لیے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ کو نماز کی امامت کے لیے، دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے مقدَّم فرمایا"۔

قرآنِ پاک کے سب سے بڑے عالِم اور خلافت کے حقدار

(۵) حضرت امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "قد عُلم بالضرورة أنّ النبيَّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم أمرَ الصّدیقَ أن یصلّيَ بالنّاس مع حضور المهاجرین والأنصار، مع قوله: «یَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللهِ»[3]

---

(۱) "معرفة السنن و الآثار" باب ما یستدلّ به علی صحة اعتقاد الشّافعي، ر: ۳۵۳، ۳۵٤، ۱/ ۱۵۳.

(۲) انظر: "الصواعق المحرقة" الفصل ۲ في بیان انعقاد الإجماع علی ولایته رضي الله تعالی عنه، ۱/ ٤۸.

(۳) "صحیح مسلم" کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ر: ۱۵۳۲، صـ۲۷۱. و"سنن أبي داود" کتاب الصلاة، باب من أحقّ بالإمامة،

=

فدلّ على أنّه أقرؤُهم: أي أعلَمُهم بالقرآن، انتهى. وقد استدلّ الصحابةُ أنفُسُهم بهذا، على أنّه أحقُّ بالخلافة، منهم: عمرُ"[1]. "یہ بات توبالبَداہت معلوم ہو گئی، کہ رسول اکرم ﷺ نے تمام مہاجرین وانصار کی موجودگی میں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھنے کے لیے حکم فرمایا، اور یہ بھی نبئ کریم ﷺ سے مروی ہے کہ "لوگوں کونماز وہ پڑھائے جوقرآنِ پاک کو ان سب میں زیادہ سمجھتا ہو"، تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنِ پاک کے سب سے بڑے عالِم تھے، اور خود صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اسی بات سے دلیل پکڑی، کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں، مِن جملہ ان صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں"۔

زمانۂ نبوی میں امامت کی اہلیت کے لیے سب سے مشہور

(٦) علّامہ جلال الدین سُیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں، کہ علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا: "وقد كان معروفاً بأهليّة الإمامةِ في زمان النّبي ﷺ"[2] "زمانۂ نبوی میں ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اِمامت کی اہلیت کے لیے مشہور ہو چکے تھے"۔

=

ر: ٥٨٢، صـ٩٦. و"سنن الترمذي" أبواب الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ر: ٢٣٥، صـ٦٥. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ".

(١) "تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، الخليفة الأوّل: أبو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه، ١/ ٥٣.

(٢) المرجع نفسه.

خلافت کے زیادہ اہل اور حقدار

(۷) امام ابن حجر مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ "صواعق محرّقہ" میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت پر اِجماع سے متعلق، بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "كان هو الأحقُّ بالخلافة عند جميع أهل السُنّة والجماعة، في كلّ عصرٍ، منّا إلى الصّحابة رضي الله تعالى عنهم، وكذلك عند جميع المعتزلة وأكثرِ الفِرق، وإجماعُهم على خلافتِه قاضٍ بإجماعِهم على أنّه أهلٌ لها، مع أنّها من الظُهور بحيث لا تخفى"[۱]. "ہر زمانے کے اہلِ سنّت وجماعت، یعنی ہمارے زمانے سے لے کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے تک، سب کے سب حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے آئے ہیں، اسی طرح تمام معتزلہ اور اکثر فرقوں کا یہی اعتقاد ہے، اور ان سب کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر اِجماع واتفاق، اس بات پر فیصلہ کُن ثبوت ہے، کہ وہ خلافت کے زیادہ اہل اور حقدار ہیں، اور یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جسے پوشیدہ رکھنا ممکن ہی نہیں"۔

خلاصۂ کلام

مختصر یہ کہ سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُقابلے میں، حضرت سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی اَور صحابی کو افضل قرار دینا، یا خلیفہ بالفصل ماننا، رافضی شیعوں اور تفضلیوں کا کام ہے، ایسی بدمذہبی، بدعقیدگی اور بدفکری کے اَمراض وفِتن سے کوسوں دُور رہیے! حکمِ شریعت کے مطابق صحابہ واہلِ بیت کرام کا حسبِ مُراتب اَدب

(۱) "الصواعق المحرقة" الفصل ۲ في بيان انعقاد الإجماع على ولايته رضي الله تعالى عنه، ۱/ ۳۹.

واحترام کیجیے، اَور اہلِ سنّت وجماعت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں حسبِ مَراتب تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا اَدب واِحترام کرنے کی توفیق مَرحمت فرما، ان کے مقام ومرتبہ اور شان وعظمت کی پاسداری کا جذبہ عنایت فرما، سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضلیت کو صِدقِ دل سے تسلیم کرنے اور دُرست عقائد پر ثابت قدم رہنے کی سوچ عطا فرما، اور بدمذہبی وبدعقیدگی سے محفوظ فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.